ثم معاویہ ملتان

## سیدنا حسینؓ کی شہادت تاریخ کا المناک ترین حادثہ ہے

## قاتلین حسین وہی کوفی تھے جنھوں نے آپ کو دعوت دی

## اصل حقائق تاریخ کے غبار میں گم کر کے فرضی قصے کہانیاں وضع کی گئیں

## سیدنا حسینؓ ہماری محبتوں اور عقیدتوں کا مرکز و محور ہیں

## ابن سباء کی روحانی و معنوی اولاد سن لے!

## تاریخ کا غبار چھٹ چکا ہے، حقائق کو منظر عام پر آنے سے کوئی نہیں روک سکتا

**دار بنی ہاشم ملتان میں بائیسویں سالانہ مجلس ذکر حسین کے اجتماع سے حضرت سید عطاء المحسن بخاری، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، ابوہندہ محمد عبداللہ، مولانا محمد مغیرہ، سید محمد کفیل بخاری اور دیگر مقررین کا خطاب**

۱۰ محرم ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۸ مئی ۱۹۹۶ء کو دار بنی ہاشم ملتان میں بائیسویں سالانہ مجلس ذکر حسینؓ منعقد ہے مؤمنین اہل سنت کا جم غفیر مقررین کو سننے کے لئے بے تاب و بے قرار ہے، شرکاء اجتماع کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اس مرتبہ کا اجتماع تاریخی اور مثالی تھا۔ ملتان کے علاوہ دوسرے کئی شہروں سے معزز سامعین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ حسب سابق صبح ۱۰ بجے مجلس ختم قرآن کریم منعقد ہوئی اور مؤمنین اہل سنت نے سیدنا حسینؓ اور دیگر شہداء کربلا کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب کا ہدیہ پیش کیا۔ بعد ازاں مجلس ذکر حسین کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد مغیرہ (خطیب مسجد احرار ربوہ) سٹیج سیکرٹری تھے۔ تلاوتِ قرآن اور حافظ محمد اکرم صاحب کی نعت کے بعد مقامی مبلغ احرار جناب محمد یعقوب خان نے خطاب کیا پھر حضرت ابوذر بخاری قدس سرہ کے شاگردِ خاص اور مسجد معاویہ ملتان کے منتظم محترم ابوھندہ محمد عبداللہ صاحب کا تفصیلی خطاب ہوا۔ اسی طرح مجلس احرار اسلام شہلی غربی حاصل پور کے رہنما جناب ابو معاویہ حافظ کفایت اللہ صاحب، بہاوَلنگر کے احرار رہنما حافظ انیس الرحمن صاحب، حاصل پور ہی کے محترم قاری محمد ادریس صاحب، مرکزی احرار رہنما مولانا محمد اسحٰق سلیمی صاحب اور دیگر مقررین نے اپنے خطاب میں حادثہ کربلا پر تفصیلی گفتگو فرمائی۔ مقام و منصب صحابہ کرامؓ بیان کیا۔ ۲ بجے نماز ظہر کا وقفہ ہوا اور نماز کے بعد ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری کا تفصیلی خطاب ہوا اور آخری مقرر خطیب بنی ہاشم ابن

امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ حادثہ کربلا کے حوالے سے تاریخی حقائق نہایت بلیغ اور مدلل انداز میں بیان کئے۔

خطیب بنی ہاشم حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے فرمایا کہ سیدنا حسینؓ کی شہادت تاریخ کا المناک ترین حادثہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہودیوں، مجوسیوں سبائیوں اور خبیثانِ عجم کے پروپیگنڈے نے اصل قاتلین کو گم کر کے بے گناہ شخصیتوں کو ملوث کر دیا۔ تحقیق سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اصل قاتلین حسینؓ وہ کوفی تھے جنہوں نے آپ کو خطوط لکھ کر بلایا اور دعوت دی۔

انہوں نے کہا کہ اسی سازش کے تحت اصل حقائق کو تاریخ کے غبار میں گم کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور فرضی قصے کہانیاں وضع کر کے حقائق چھپانے اور اصل مجرموں کو اوجھل کرنے کی سازش کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ سیدنا حسینؓ کا آخری خطبہ کربلا اور آپ کی تین شرطیں حادثہ کربلا کو سمجھنے اور اس کی تہہ تک پہنچنے کے لئے کافی ہیں۔ اس کے بعد کوئی سازش اور کوئی سازشی کردار پوشیدہ نہیں رہ جاتا۔

انہوں نے کہا کہ ابن سباء کی روحانی و معنوی اولاد سن لے! تاریخ کا غبار چھٹ چکا ہے اور اب حقائق کو منظر عام پر آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ لوگوں میں تاریخی شعور بیدار ہو رہا ہے اور اب محبت آل رسول کے نام پر مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔

مجلس ذکر حسین شام چھ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

(بقیہ از ص ۲۳)

۵۔ پانچویں خرابی اس تقابلی تصحیح میں یہ ہے کہ اس صورت میں حضرت حسینؓ کے کربلائی خروج کی صحت، اصلی، مستقل اور مضبوط نہیں رہتی بلکہ محض اضافی، عارضی اور کمزور قرار پاتی ہے۔ اس تقابل کے بعد ان کا یہ خروج صرف اسی وقت تک صحیح رہتا ہے جب تک یزید کو فاسق و فاجر مانا جائے۔ لیکن اگر اس کو یہ کچھ نہ مانا جائے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی اس کے عادل و صالح ہونے کا دعویٰ کر دے تو وہ صحیح نہیں رہیگا۔ بلکہ جب اس کا فسق و عدل اختلافی ہوا تو ہر کسی کے لئے ہر وقت یہ گنجائش رہے گی کہ جب کوئی چاہے اس کو فاسق و فاجر کہہ کر حضرت حسینؓ کے اس خروج کو صحیح بنا لے اور جب چاہے اس کو غیر فاسق و غیر فاجر بلکہ عادل و صالح کہہ کر ان کے خروج کو غلط اور بغاوت بنا لے۔ حالانکہ ان کے اس خروج کی صحت، اصلی، مستقل اور مضبوط ہے، اضافی، عارضی اور کمزور نہیں ہے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ اس کو یزید کے فسق و فجور پر موقوف کرنے کی بجائے اصول و قواعد پر مبنی کیا جائے۔ کیونکہ اصول و قواعد پائیدار ہوتے ہیں۔ ان کا انکار کرنا، یا ان کو توڑنا یا ان کی خلاف ورزی کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ لیکن جس شخص کا فسق و عدل اختلافی ہو اس کے فسق یا عدل کا انکار کرنا یا فاسق کو عادل اور عادل کو فاسق مان لینا بہت آسان ہے۔ اس لئے خوب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ حضرت حسینؓ کے کربلائی خروج کی صحت، یزید کے فسق و فجور پر قطعاً موقوف نہیں ہے اور نہ اس بنیاد پر وہ صحیح بن اور رہ ہی سکتا ہے بلکہ اس کی بنیاد اصول و قواعد پر ہے جس کی تفصیل حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے رسالہ "شہادۃ امام حسینؓ اور کردار یزید" میں دیکھی جا سکتی ہے۔